السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بے نماز کا جنازہ پڑھنا کیسا ہے۔ اور بے نماز کی اولاد کا کیا حکم ہے۔ کیا انہیں ہم من اٰبایھم کے تحت کر دیا جائے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے نماز کا جنازہ نہ پڑھنا چاہیئے جس کی دو وجہیں ہیں۔

ایک یہ کہ بے نماز کافر ہے اور کافر کی نماز نہیں ہوتی۔

دوم۔ بے نمازوں کو تنبیہ ہوجائے گی۔ جیسے خودکشی کرنے والے پر اور مقروض پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ نہیں پڑھی حالانکہ خودکشی اور قرض سے ترک نماز بڑا گناہ ہے۔ بس اس کی وجہ سے بطریق اولیٰ نماز جنازہ ترک ہونی چاہیے۔ رہا بے نماز کی اولاد کا مسئلہ تو اس کے متعلق ظاہراً بحکم حدیث ہم من ابائہم۔ وہ اپنے باپوں سے ہیں۔ اصل تو یہی ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھے کیونکہ کافروں کی اولاد ظاہری احکام میں ماں باپ کے تابع ہوتی ہیں لیکن حدیث ہم من اٰبائہم میں دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ اس کا تعلق تقدیر کے مسئلہ سے ہے اور مطلب یہ ہے کہ جیسے کفّار جہنمی ہیں۔ ان کی اولاد کی بابت بھی تقدیر میں فیصلہ ہوچکا ہے کہ وہ جہنمی ہے۔ دوم یہ کہ وہ جہنمی نہیں بلکہ ظاہری احکام شرعی کفن دفن نماز جنازہ نہ ہونے میں وہ کفار کے حکم میں ہے۔ اس طرح جنگ میں اتفاقیہ مارے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ نیز غنیمت کے مال میں آکر غلام لونڈیاں ہوجاتے ہیں۔ غرض اس قسم کے احکام میں وہ کافر سمجھے جاتے ہیں آخرت میں خواہ وہ جنتی ہوجائیں اگر دوسرا احتمال لیں تو بے نماز کا جنازہ نہ پڑھنا چاہیے۔ اگر پہلا احتمال لیں تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ وہ اپنے ماں باپ کی طرح جہنمی ہیں۔

دوسرا یہ کہ آخر نکالے جائیں گے۔

چنانچہ بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ اگر پہلی صورت لیں تو بے نماز کی اولاد کا جنازہ نہ پڑھنا چاہیے۔ اگر دوسری صورت لیں تو پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔

ممکن ہے کہا جائے کہ جب بے نماز کافر ہے تو اس کا حکم باقی کفار کی اولاد کی طرح ہونا چاہیے۔ خواہ حدیث ہم من ابائہم۔ تقدیر کے مسئلہ سے متعلق ہو یا احکام ظاہری سے جواب اس کا یہ ہے کہ ہندو یا عیسائی وغیرہ کے کفر سے کوئی انکار کرے تو وہ کافر ہوجاتا ہے۔ بے نماز کے کفر سے انکار کرنے والا کافر نہیں کیونکہ اس کے کفر میں سلف کے زمانہ سے کچھ اختلاف چلا آتا ہے۔ گویا بے نماز کے کافر کا ثبوت ظنی ہے اور باقی کفّار کے کفر کا ثبوت قطعی ہے اور ظاہر ہے کہ دوسرے شخص کو محض تابع ہونے کی وجہ سے کافر کہنا ذرا مشکل ہے لیکن قطعی کفر کے متعلق چونکہ اجماع ہے کہ اولاد تابع ہوکر ظاہری احکام کے لحاظ سے کافر کہلاتی ہے اور ظنی کفر کی بابت اجماع ثابت نہیں۔ اس لئے بے نماز کی اولاد باقی کفار کی اولاد میں فرق کی گنجائش ہے۔ پس اگر حدیث ہم من ابائہم۔ ظاہری احکام سے متعلق ہو تو بے نماز کی اولاد کو اس کے تحت لا کر کہا جاسکتا ہے کہ اس کی نماز جنازہ نہیں۔ ورنہ محض تابع سمجھ کر کافر کہنا اور نماز جنازہ کی نفی کرنا ذرا مشکل ہے۔ ہاں بے نماز کی تنبیہ کے لئے اس کی اولاد پر نماز جنازہ ترک کردی جائے تو اس کی گنجائش ہر صورت میں ہے خواہ حدیث ہم من ابائہم ظاہری احکام سے متعلق ہو یا نہ ہو۔

تنبیہ

اس تحقیق سے ایک اور مسئلہ بھی محقق ہوگیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر بے نماز کے نکاح میں نمازی عورت ہو تو ان کی اولاد حرام کی ہونی چاہیے کیونکہ بے نماز کافر ہے اور کافر کے نکاح میں مسلمہ نہیں رہ سکتی۔ تو ایسا ہوگیا جیسے کسی نے بے نکاحی عورت رکھی ہو مگر چونکہ بے نماز کا کفر ظنی ہے اس لئے اس کی اولاد کو ولد الحرام کہنے میں ذرا احتیاط چاہیے۔ ہاں خطرے کا مقام بڑا ہے کیونکہ کفر خواہ ظنی ہو بڑے خطرے والی شی ہے کہ کہیں ایسے مرد عورت کا تعلق حرام ہوکر اولاد بھی حرام کی نہ ہوجائے خدا اس سے بچائے اور بے نمازوں کو نماز پڑھنے کی توفیق دے۔ تاکہ ان کی اولاد ولد الحرام کے خطرے میں نہ پڑے۔ آمین

وباللہ التوفیق

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 01